حضورﷺ صحابہ کرامؓ کی نظر میں

؎ وہ معزز تھے زمانے میں مسلماں ہوکر　　　　اور ہم خوار ہوئے تارکِ قرآن ہوکر

حضورﷺ نے جب مدینہ شریف ہجرت کی تو آپﷺ کے ساتھ بہت سارے صحابہ کرام نے ہجرت کی اور حضورﷺ سے قرآن کی تعلیم حاصل کی، حضورﷺ کی صحبت میں کثرت سے بیٹھنے کا شرف حاصل ہوا کچھ عرصہ بعد وہ صحابہ جو پہلے مدینہ ہجرت نہ کر سکے تھے وہ بھی مدینہ آ گئے اور حضورﷺ کی بارگاہ میں آ کر کہنے لگے حضورﷺ ہم بھی مکہ چھوڑ آئے ہیں اور مدینہ مستقل آ گئے ہیں لیکن جب اُنہوں نے اُن صحابہ کرام کو دیکھا جو حضورﷺ کے ساتھ پہلے دن سے مدینہ آئے تھے اُن کی حالت ہی بدل چکی تھی اُن کا علم آسمانوں کو چھو رہا تھا، وہ ایک ایک لفظ کو اور قرآن کی ایک ایک آیت کو بڑی خوبصورتی سے جانتے تھے اور عمل بھی کرتے تھے جو صحابہ بعد میں آئے تھے وہ اُن سے علم و عمل میں بہت پیچھے رہ گئے تھے اور یہ دیکھ کر بہت پریشان ہوئے، ان سب صحابہ کرام نے مل کر میٹنگ کی اور کہا کہ ہم جن بچوں، بیویوں اور مالوں کی وجہ سے پیچھے رہ گئے ہیں کیوں نہ ہم ان کو قربان کر دیں، اپنے بچوں کو چھوڑ دیں، بیویوں کو طلاقیں دے دیں، سارے مال کو بھی اللہ کی راہ میں صدقہ کر دیں۔

یہ بات جب حضورﷺ تک پہنچی تو آپﷺ نے فرمایا:

مجھے یہ علم ہوا ہے کہ تم اپنی بیویوں کو چھوڑنا چاہتے ہو، اپنے بچوں اور مالوں کو چھوڑنا چاہتے ہو، جواب دیا جی حضور ہمیں اب یہ محسوس ہوا ہے کہ ہم نے اپنے ساتھ بہت بڑا ظلم کیا ہے کاش ہم آپ کے ساتھ پہلے آ جاتے۔ آج ہم اپنے دوستوں کو دیکھتے ہیں وہ قرآن پڑھتے ہیں، دین کی باتیں کرتے ہیں وہ ہم سے کوسوں آگے نکل چکے ہیں تو ہمیں اس کا بہت دُکھ ہے اب ہم کیا کریں؟ آپ ہمیں اس کا کوئی حل بتا دیجئے۔ آپﷺ نے فرمایا:

''اب سوائے پچھتاوے کے اور کچھ نہیں ہو سکتا جو تم سے علم میں آگے نکل گئے وہ نکل گئے تم کبھی اُن کی گرد کو بھی نہیں پا سکتے''

دنیا میں جس کسی نے جو بھی پایا قرآن سے ہی پایا اور درجے اُنہی کے لئے ہیں جو قرآن کو سمجھتے ہیں اور علم والے ہیں۔ جہاں علم کی مجالس ہوتی ہیں وہاں اللہ کے نورانی فرشتے فرش سے عرش تک پھیل جاتے ہیں اپنے نورانی پروں سے مجلس کو ڈھانپ لیتے ہیں اور اہلِ مجلس کے دلوں کو تسکین عطا فرماتے ہیں تو جہاں قرآن پڑھا جائے گا وہاں اللہ کی رحمتیں چھما چھم برسیں گی، اللہ کی ساری برکتیں اور رحمتیں قرآن پڑھنے والوں کے لئے ہیں۔

سورۃ الاحزاب:٦

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ

نبی کریمﷺ مومنین کا اُن کی جانوں سے بھی زیادہ مالک ہیں

تفسیر:

اگر کسی استاد کو دیکھنا ہو تو اُس کے شاگردوں کو دیکھو کہ یہ کیسا ہے؟ کسی باپ کو دیکھنا ہو تو اس کے بیٹے کو دیکھو، کسی ماں کو دیکھنا ہو تو اس کی اولاد کو دیکھو اسی طرح حضورﷺ کی قدر اگر جاننی ہے تو حضورﷺ کے صحابہ کی زندگی کا مطالعہ کریں ہمیں پتہ چل جائے گا کہ حضورﷺ کیسے تھے؟ حضورﷺ کے صحابہ اس کائنات میں خوش قسمت ترین لوگ ہیں اللہ نے اُنہیں بے حد خوش نصیبی عطا فرمائی کہ وہ حضورﷺ کے دور میں پیدا ہوئے، حضورﷺ اپنی ظاہری حیات کے ساتھ موجود تھے حضورﷺ نے جو تریسٹھ برس زندگی گزاری صحابہ کرامؓ اس تریسٹھ برس کی زندگی میں آپﷺ کے ساتھ رہے یہ وہ خوش نصیب ہیں جو قرآن کے پہلے مخاطب ہیں، قرآن نے سب سے پہلے انہی سے خطاب کیا ہے حضورﷺ کے بعد قرآن نے سب سے پہلا خطاب جن سے کیا وہ حضورﷺ کے صحابہ کرام ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کی عزت اور تکریم قرآن کی آیات میں ہے۔ اللہ نے قرآن میں کہیں صحابہ کی

نمازوں کو، کہیں صحابہ کے صدقات کا، کہیں صحابہ کی حضور ﷺ سے وفاؤں کا، کہیں صحابہ کے حضور ﷺ کے ساتھ جو روز و شب گزرے اُن کا ذکر کیا ہے اور حضور ﷺ نے اپنے صحابہ کی شان احادیث میں بھی بیان فرمائیں لیکن ہمارے لئے یہ جاننا ضروری ہے کہ:

صحابی کسے کہتے ہیں؟

''صحابہ کا لفظ صحابی سے ہے اور اس کا جمع صحابہ ہے، صحابی لفظ صحبت سے ہے، صحبت ملنے کو، بیٹھنے کو اور قریب ہو جانے کو کہتے ہیں''

''وہ شخص جس نے ایمان کی حالت میں ایک بار حضور ﷺ کو دیکھ لیا یا حضور ﷺ کا زمانہ پا لیا اور حضور ﷺ کے قریب رہا اور اسی حالت میں فوت بھی ہو گیا وہ شخص صحابی کہلائے گا''

اس آیت میں اولیٰ کا لفظ بہت اہم ہے اولیٰ کے تین معنی ہیں:

☆ پہلا معنی ہے **قریب ہونا** (پہلے معنی سے مراد حضور ﷺ مومنین کی جانوں سے بھی زیادہ اُن کے قریب ہیں)

☆ دوسرا معنی ہے **مالک ہونا** (مومنین کی جانوں کے سب سے زیادہ مالک حضور ﷺ ہیں، ہماری جان ہماری ملکیت ہے اور ہم اس کی حفاظت بھی کرتے ہیں کہ کہیں یہ ضائع نہ ہو جائے لیکن قرآن کہہ رہا ہے کہ تمہاری اس جان کا زیادہ مالک تمہارا نبی ہے)

☆ تیسرا معنی ہے **محبوب ہونا** (مومنین کے لئے نبی اُن کی جانوں سے بھی زیادہ محبوب ہیں)

صحابہ کرام کے لئے یہ آیت پہلے اتری اور مومنین کی تمام صفات صحابہ کرام میں پائی جاتی ہیں۔

حضور ﷺ نے فرمایا:

''میرے سارے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں جس کے پیچھے بھی چلو گے ہدایت پا جاؤ گے''

چاہے کسی نے کلمہ پڑھا اور اُسی دن فوت ہو گیا اور حضور ﷺ کو ایک نظر دیکھا وہ صحابی بھی ہمارے لئے راہ ہدایت ہے اور صدیق اکبرؓ جن کی ساری زندگی حضور ﷺ کے ساتھ گزری وہ بھی ہمارے لئے راہِ ہدایت ہیں۔

حضور ﷺ نے فرمایا:

''میرے صحابہ کی محبت ہی میری محبت ہے جس نے مجھ سے محبت کی اُسی نے میرے صحابہ سے محبت کی میرے کسی صحابی کو برا نہ کہنا اگر برا کہا تو ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھو گے''

حضور ﷺ نے فرمایا:

''اے میرے صحابہ تمہارے بعد آنے والے اگر احد پہاڑ کے برابر بھی خرچ کر لیں تو وہ تمہارے برابر نہیں پہنچ سکتے تم ایک درہم خرچ کر لو تمہاری عزت زیادہ ہے''

لہٰذا صحابہ کرام کی عزت ہر امتی کے دل میں ہونی چاہئے حضور ﷺ کے وہ صحابی جنہوں نے حضور ﷺ کے ساتھ مل کر اسلام کو نافذ کیا ہم اُن کا احسان نہیں اتار سکتے ہم اُن کے لئے مل کر ہزار ہا دعائیں کریں پھر بھی اُن کا احسان نہیں اتار سکتے۔

یہ چنے ہوئے لوگ تھے جو اللہ نے حضور ﷺ کو عطا کیے تھے یہ وہ لوگ تھے جنہیں نہ اپنی نمازوں، روزوں، عبادتوں، نہ اپنے صدقات و خیرات پر ناز تھا انہیں ناز تھا تو چہرہ مصطفیٰ پہ ناز تھا، انہیں حضور ﷺ کی ذات پر ناز تھا، یہ حضور ﷺ کے قرب سے خوش ہوتے تھے، یہ حضور ﷺ کے پاس بیٹھ کر خوش ہوتے تھے، یہ حضور ﷺ کی صحبت میں بیٹھ کر خوش ہوتے تھے ان کی زندگیاں حضور ﷺ پر نچھاور ہو گئیں، انہوں نے اپنی اولادیں قربان کر دیں، انہوں نے اپنے مال پیش کر دیئے، انہوں نے اپنے خون سے اسلام کو زندگی بخشی ان لوگوں

کے لئے ایک ہی لفظ کافی ہے اللہ کروڑوں رحمتیں ان کی قبر پر نازل فرمائے جن کا اوڑھنا بچھونا حضورﷺ تھے اگر آج کوئی صحیح معنوں میں حضورﷺ کی زندگی کو پڑھ لے تو صرف اور صرف ایک شے صحابہ کی زندگی سے ملے گی اور وہ عشق مصطفیٰ ہے کیونکہ صحابہ سر تا پاؤں عشق مصطفیٰ میں ڈوبے ہوئے تھے۔

حضرت ابوبکرؓ:

آپ افضل البشر بعد الانبیاء ہیں حضورﷺ کے پیار میں گندھے ہوئے اور آپ کے عشق میں ڈوبی ہوئی شخصیت اگر کوئی نظر آتی ہے تو وہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی شخصیت ہے۔آپؓ نے جو حضورﷺ سے اور حضورﷺ نے جو آپ سے وفا کی ہے وہ ایک پیر اور مرید کے لئے ضرب المثل ہے۔حضورﷺ نے جب مکہ میں تبلیغ فرمائی تو آپﷺ کے ساتھ سب سے پہلی تبلیغ کرنے والی شخصیت حضرت ابوبکر صدیقؓ ہیں۔حضرت ابوبکرؓ نے حضورﷺ کے بعد سب سے پہلے اسلام کی دعوت پیش کی آپؓ حضورﷺ کے ساتھ کعبہ تشریف لے گئے اور فرمایا میں اسلام قبول کر چکا ہوں یہ سچا دین ہے اور حضورﷺ کو نبی تسلیم کرلو اور میں تمہارے درمیان رہا ہوں تم مجھے اچھی طرح جانتے ہو لہٰذا تم بھی اسلام قبول کرلو۔حضرت ابوبکرؓ کا ابھی یہ کہنا ہی تھا کہ اُن سب نے آپؓ پر حملہ کر دیا، سارے کفار صدیق اکبرؓ پر ٹوٹ پڑے اور حضورﷺ کو بھی ایک طرف کر دیا اور اتنا مارا کہ آپ بے ہوش ہوگئے، یوں محسوس ہوا کہ صدیق اکبر وصال کر گئے ہیں، آپ کو چارپائی پر اٹھا کر گھر پہنچایا گیا۔آپ کے گھر والے آپ کی ناساز حالت دیکھ کر پریشان ہو جاتے ہیں اور شام ہو جاتی ہے آپ کو ہوش نہیں آتی یہاں تک کہ جب ہوش آتی ہے تو زبان سے ایک جملہ نکلتا ہے **"میرے محمد کیسے ہیں اُن کے ساتھ کیا ہوا ہے"** آپ کی والدہ حیران رہ جاتی ہیں اور کہتی ہیں تمہاری اپنی حالت مرنے کے قریب ہے اور تمہیں ابھی بھی محمد یاد آتے ہیں۔آپؓ فرماتے ہیں اُس وقت تک کچھ بھی نہیں کھاؤں گا جب تک حضورﷺ کو نہ دیکھ لوں۔

مجھے حضورﷺ کے پاس لے چلو میں حضورﷺ کو دیکھنا چاہتا ہوں یہاں تک کہ حضورﷺ تک آپ کے ہوش میں آنے کی خبر پہنچائی گئی تو حضورﷺ خود تشریف لے آئے، حضور ﷺ نے ابوبکر صدیقؓ کو جب دیکھا تو اُن کے ماتھے، داڑھی اور چہرے کو فرطِ محبت سے چوما اور گلے لگا لیا آپ کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو جاتے ہیں۔حضورﷺ کے چہرے کو دیکھ کر فرماتے ہیں:

"اللہ کی قسم آپﷺ کا چہرہ مجھے اس دنیا میں سب سے زیادہ محبوب ہے"

حضورﷺ کے لئے اپنا سارا مال پیش کر دیا اور اپنے گھر کو بھی حضورﷺ کے حوالے کر دیا ہر شے حضورﷺ کے حوالے کر دی اور فرمایا میری تین آرزوئیں ہیں:

۱۔میری آنکھیں ہوں اور چہرہ مصطفیٰ ہو۔میں حضورﷺ کو دیکھتا رہوں اور کوئی ایسا وقت نہ آئے کہ حضورﷺ میری نظروں سے اوجھل ہوں میں حضورﷺ کو دیکھے بغیر نہیں رہ سکتا۔

۲۔دوسری آرزو یہ ہے کہ میرے پاس مال اور پیسہ ہو اور میں حضورﷺ پہ نچھاور کرتا چلا جاؤں۔

۳۔میری تیسری خواہش یہ ہے کہ اللہ مجھے بیٹیاں دے اور میں حضورﷺ کے نکاح میں دیتا جاؤں۔

اللہ نے آپ کی یہ تینوں آرزوئیں پوری کیں اور اللہ نے آپ کو گنبد خضریٰ کے سائے حضورﷺ کے ساتھ جگہ عطا فرمائی حضرت ابوبکرؓ نے حضورﷺ کے قریب رہ کر ایسا فیض اور محبت پائی کہ حضورﷺ نے خود آپؓ سے پوچھا تھا:

"اے ابوبکر تجھے مجھ سے زیادہ محبت ہے یا اللہ سے زیادہ محبت ہے"

حضرت ابوبکر صدیقؓ کچھ دیر خاموش رہے لیکن پھر چہرہ اٹھایا اور آپﷺ کی طرف دیکھ کر فرمانے لگے خدا کی قسم مجھے اللہ سے زیادہ آپﷺ سے محبت ہے۔

حضورﷺ نے فرمایا کیوں اس کی کیا وجہ ہے؟ حضرت ابوبکرؓ نے بہت ہی خوبصورت جواب دیا:

"حضورﷺ اللہ تو پہلے بھی تھا لیکن میں اُسے جانتا نہیں تھا اللہ کی پہچان آپ نے ہمیں دی آپ نے ہمیں اللہ سے ملایا لہٰذا اللہ سے زیادہ مجھے آپﷺ سے محبت ہے"

حضرت عمرؓ:

حضرت ابوبکرؓ کے بعد حضورﷺ کے دوسرے خلیفہ حضرت عمرؓ ہیں جن کے بارے میں حضورﷺ نے فرمایا:

''اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر ہوتا''

نبی ہونے کے تمام خصائص آپؓ میں موجود ہیں اور حضورﷺ سے محبت بھی با کمال ہے آپؓ کو نہ صرف حضورﷺ سے محبت تھی بلکہ حضورﷺ سے منسلک ہر ایک چیز سے آپؓ کو محبت تھی۔

ایک دن آپ حجرِ اسود کو چوم رہے تھے کہ فرمانے لگے اے حجرِ اسود تو ایک پتھر ہے تُو نہ تو میری قسمت کو بنا سکتا ہے اور نہ بگاڑ سکتا ہے لیکن عمر تجھے اس لئے چومتا ہے کہ تجھے محمدﷺ نے چوما ہے ورنہ تیری اوقات میری نظر میں سوائے پتھر کے کچھ بھی نہیں ہے۔

حضرت عمرؓ کی عادتِ مبارکہ تھی کہ جب شدید بھوک لگتی، کھانے کو کچھ میسر نہ ہوتا تو آپ اُٹھتے اور حضورﷺ کی زیارت کرنے چلے جاتے کسی نے یہ کہا کہ یہ آپ کیا کرتے ہیں ؟ فرمایا کیا تمہیں یاد نہیں جب لوگ حضرت یوسفؑ کو دیکھتے تھے تو اُن کے چہرے کو دیکھ کر لوگوں کی بھوک مٹ جاتی تھی اور میرا نبی تو نبیوں کا سردار ہے اُس کا چہرہ دیکھنے سے بھی بھوک مٹ جاتی ہے۔

حضورﷺ کے وصال کے کئی سال بعد جب آپؓ نے حضرت بلالؓ کو مدینہ طلب کیا اور فرمایا: آج آپ اذان دیں جب حضرت بلالؓ نے اذان دی تو وہ ماحول بن گیا جو حضورﷺ کے دور میں تھا حضرت عمرؓ جیسے انسان جو مضبوط قویٰ کے مالک ہیں وہ بھی بے حال ہو جاتے ہیں اور اس قدر روتے ہیں کہ آپ کو تین دن تک ہوش نہیں آتا اس قدر حضورﷺ سے محبت تھی۔ جب حضورﷺ کا وصال ہوا تو ہر صحابی کی ایک اپنی کیفیت تھی جو ردِعمل حضرت عمرؓ کا تھا وہ کسی صحابی کا نہیں تھا وہ دیوانگی میں کھڑے ہو گئے اور فرمانے لگے:

''اے لوگو! تم میں سے جس نے کہا کہ محمد فوت ہو گئے ہیں تو میں اُسے قتل کر دوں گا میں یہ جملہ برداشت نہیں کر سکتا محمدﷺ فوت نہیں ہوئے بلکہ وہ زندہ ہیں''

اپنی تلوار لے کر کھڑے ہو جاتے ہیں اور دیوانہ وار یہ جملہ فرمانے لگتے ہیں خبردار کسی نے اگر یہ کہا کہ محمدﷺ فوت ہو گئے ہیں میں اُس کا سر تن سے جدا کر دوں گا۔

حضرت عثمان غنیؓ:

حضورﷺ کے تیسرے خلیفہ ہیں آپؓ حضورﷺ کے داماد ہیں اور آپؓ نے بھی حضورﷺ سے محبت کی انتہا کر دی۔ آپؓ نے بھی مال سے حضورﷺ کے دین کی خدمت کی، حضورﷺ کی دو صاحبزادیاں آپؓ کے نکاح میں تھیں۔ حضرت رقیہؓ کی شادی آپؓ سے ہوئی پھر جب حضرت رقیہؓ وصال فرما گئیں تو حضرت اُمِ کلثومؓ کی شادی آپؓ سے ہوئی۔ جب دونوں بیویاں وصال فرما گئیں تو بڑے رنجیدہ ہوئے کہ کہیں حضورﷺ سے میرا تعلق ٹوٹ نہ جائے تو حضورﷺ فرمانے لگے:

''اے عثمان میری چالیس بیٹیاں بھی ہوتیں تو بھی میں تیرے نکاح میں دیتا''

ایک مرتبہ حضورﷺ کی دعوت کی اور حضورﷺ کو سواری پیش کی کہ اس پر سوار ہو کر میرے گھر چلیں حضورﷺ نے فرمایا:

یہ مناسب نہیں ہے آپ کا گھر قریب ہے لہٰذا پیدل چلتے ہیں آپ حضورﷺ کے پیچھے پیچھے چلنے لگے اور حضورﷺ کے اٹھے ہوئے ہر قدم کو گننے لگے، حضورﷺ نے جتنے قدم اپنے گھر سے لے کر آپؓ کے گھر تک اٹھائے آپؓ نے اتنے غلام آزاد کیے۔

صلح حدیبیہ جب ہوئی تو حضورﷺ کو مکہ جانے سے روک دیا گیا تو حضورﷺ نے حضرت عثمانؓ کو سفیر بنا کر مکہ بھیجا کہ آپ جا کر معاملہ طے کریں اگر یہ مان جاتے ہیں تو ہم مکہ عمرہ کرنے آجاتے ہیں ورنہ نہیں آئیں گے حضرت عثمان غنیؓ جب مکہ پہنچے تو مکہ کے لوگوں نے آپؓ کی بہت آؤ بھگت کی کیونکہ مکہ میں کوئی گھر ایسا نہیں تھا جس پر حضرت عثمانؓ کے احسان نہ ہوں دولت مند تھے اور ہر بندہ کو آپ نے نوازا تھا لہٰذا ہر ایک نے آپ کی بڑی عزت کی اور مکہ کے لوگ کہنے لگے اے عثمان آپ ہمارے بھائی ہیں، ہم آپ کی بڑی عزت کرتے ہیں خانہ کعبہ آپ کے سامنے ہے آپ اٹھیں اور خانہ کعبہ کا طواف کر لیں آپؓ نے وہ جملہ بولا جو آج بھی تاریخ کے اوراق پر نقش ہے:

''ارے تم کہتے ہو کہ میں اٹھوں اور کعبہ کا طواف کروں خدا کی قسم عثمان محمدﷺ کے بغیر کعبہ کی طرف رخ بھی کرنا گوارا نہیں کر سکتا''

''حضورﷺ کے بغیر طواف تو کیا میں کعبہ کی طرف دیکھنا بھی گوارا نہیں کروں گا''

یہ عقیدہ حضورﷺ کے صحابہ اور محبت والوں کا عقیدہ تھا کیونکہ صحابہ کرام جانتے تھے حضورﷺ کے آنے سے پہلے کعبہ صنم خانہ تھا حضورﷺ آئے تو کعبہ کو عزت ملی، حضورﷺ نے کعبہ کو بتوں سے پاک کیا۔

؎ حاجیو! آؤ شہنشاہ کا روزہ دیکھو

کعبہ تو دیکھ چکے کعبہ کا بھی کعبہ دیکھو

حضرت علیؓ:

حضرت عثمانؓ کے بعد حضرت علیؓ خلیفہ بنے یہ وہ شخصیت ہیں جنہوں نے اس دنیا میں سب سے پہلا چہرہ حضورﷺ کا دیکھا جب پیدا ہوئے تو آنکھیں نہیں کھول رہے تھے آپ کی والدہ فاطمہ بنت اسد پریشان ہوگئیں اور حضورﷺ کو جب علم ہوا کہ آپﷺ کے چچا کے ہاں بیٹا ہوا ہے اور وہ آنکھیں نہیں کھول رہا تو آپﷺ فوراً تشریف لائے جب حضورﷺ سامنے آئے تو آنکھیں کھول دیں اور یوں اس دنیا میں پہلا چہرہ علی نے حضورﷺ کا دیکھا پھر آپﷺ نے اپنی زبان مبارک حضرت علیؓ کے منہ میں ڈالی اور حضرت علیؓ نے خوب آپﷺ کی زبان مبارک کو چوسا اور حضورﷺ سے محبت کا اظہار کیا۔

حضرت علیؓ بچپن سے ہی حضورﷺ کے ساتھ رہے جب حضورﷺ نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا اور اُس وقت جس اکیلے بچے نے آپ کی نبوت کو تسلیم کیا تھا وہ حضرت علیؓ ہیں ،ہجرت کی رات موت کے بستر پر حضورﷺ کی محبت میں سونے والا کوئی اور نہیں وہ حضرت علیؓ ہیں، حضورﷺ نے کسی اور کا نہیں بلکہ حضرت علیؓ کا انتخاب کیا تھا کہ تم آؤ اور آکر میرے بستر پر سو جاؤ۔

حضرت علیؓ کی حضورﷺ سے محبت کا بہترین ثبوت حضرت امام حسینؓ ہیں حضرت امام حسینؓ حضرت علیؓ کی گود میں پلے اور حضرت علیؓ نے اُنہیں حضورﷺ کا عشق عطا فرمایا جس نے حسین پال کر زمانے کو دیا اُس سے بڑا عاشق کون ہوسکتا ہے؟

حضرت علیؓ جیسی شخصیت جنہوں نے کبھی نماز قضا نہیں کی تھی لیکن حضورﷺ کی نیند پر اپنی نماز کو قربان کر دیا آپ کی نمازِ عصر قضا ہوگئی اور صحابی کی اس محبت اور قربانی کا ثبوت بھی محبت سے دیا اور دوبارہ سورج کو حکم دے دیا کہ واپس آجا۔ حضورﷺ نے علی کی نماز قضا نہیں ہونے دی اور نظام کائنات کو بدل دیا۔

حضرت زید بن حارثؓ:

یہ بچپن سے حضورﷺ کے ساتھ رہے اور حضورﷺ کے غلام تھے، حضورﷺ کے لئے سودا سلف لانا، حضورﷺ کے جوتوں اور کپڑوں کو صاف رکھنا آپؓ کی ذمہ داری تھی آپ نے دس سال حضورﷺ کی خدمت کی۔ آپ کے والدین کسی دور علاقہ میں رہتے تھے آپ کسی میلہ میں اپنی والدہ سے بچھڑ گئے تھے تو حضرت خدیجہؓ کے بھتیجے نے آپ کو اپنا غلام بنالیا اور پھر بعد میں حضرت خدیجہؓ کی خدمت میں پیش کر دیا جب حضرت خدیجہؓ کی شادی حضورﷺ سے ہوئی تو حضرت خدیجہؓ نے آپ کو حضورﷺ کی خدمت میں وقف کر دیا اور آپ کے والدین کو جب اس بات کا علم ہوا کہ آپ مکہ میں حضورﷺ کے پاس موجود ہیں اور آکر کہنے لگے یہ ہمارا بیٹا ہے اسے ہمارے حوالے کر دیں حضورﷺ یہ دیکھ کر بڑے خوش ہوئے کہ زیدؓ کو ان کے گھر والے مل گئے ہیں اور فرمایا یہ تو بڑے عرصہ سے میرے پاس ہیں آپ ان کو لے جائیں یہ آپ کی امانت ہیں۔ حضرت زید بن حارثؓ کی آنکھوں میں آنسو آگئے رو پڑے اور بھاگ کر حضورﷺ کے دامن کو پکڑ لیا، حضورﷺ کے ساتھ محبت سے لپٹ گئے آپ کا باپ آگے بڑھ کر آپ کو چھڑانے کی کوشش کرتا ہے لیکن آپ حضورﷺ کو نہیں چھوڑتے، آپ کہتے ہیں ہیں اللہ کی قسم مجھے باپ سے زیادہ پیار آپﷺ سے ملا ہے میں آپ کو چھوڑ کر نہیں جاسکتا وہ باپ کہنے لگا میں تیرا خون ہوں تو ایسا کیسے کہہ سکتا ہے۔ حضرت زید فرمانے لگے یہ میں نہیں جانتا لیکن اس دنیا کی ساری محبتیں مجھے اس شخص سے ملی ہیں حضورﷺ نے حضرت زیدؓ سے فرمایا جو آپ کی مرضی ہے وہ کریں آپ نے اپنے والدین کی نسبت حضورﷺ کے ساتھ رہنے کو ترجیح دی لہٰذا آپ کے والدین آپ کو حضورﷺ کے پاس چھوڑ گئے اور حضورﷺ نے حضرت زیدؓ کو اپنا منہ بولا بیٹا بنالیا۔ یہ وہ صحابی ہیں جن کا نام نامی اسم گرامی قرآن میں آیا ہے باقی تمام صحابہ کرام کا ذکر اشارتاً آیا ہے۔

حضرت بلالؓ:

یہ وہ صحابی ہیں جن کا تعارف حضورﷺ نے ایک وفد کے سامنے یوں کروایا:

''یہ بلال ہیں میں محمدﷺ ان کا ہوں اور یہ میرے ہیں''

آپ نے غلامی کی زندگی گزاری، آپ بکتے بکاتے مکہ آئے تھے، آپکی زندگی دکھوں، پریشانیوں اور اذیتوں سے بھری پڑی تھی لیکن جب اسلام لائے تو پوچھا گیا اے بلال تم اسلام کیسے لائے؟ تو فرمانے لگے میں جب اسلام نہیں لایا تھا تو مکہ کی گلیوں میں ایک شخص جب میرے قریب سے گزرتا تھا تو مجھے مسکرا کر دیکھتا تھا میں اُس کی مسکراہٹ پر قربان ہو گیا اور سوچنے لگا یہ وہ شخص ہے جو قریش کا سرچشمہ ہے اس کو مجھ سے کیوں محبت ہے؟ یہ وہ صحابی ہیں جنہوں نے حضورﷺ کی محبت میں گرم تپتی ریت کی سزا بھی برداشت کی، حضورﷺ کی محبت میں کوڑے بھی کھائے ہیں، حضورﷺ کی محبت مصیبتیں اور تکلیفیں بھی برداشت کیں، حضورﷺ کے ساتھ ساری زندگی گزاری جب حضورﷺ کا وصال ہو گیا تو اُس شہر کو چھوڑ کر ملک شام میں چلے گئے آپ فرماتے ہیں جب میں مدینہ کی گلیوں میں نکلتا ہوں تو مجھے حضورﷺ یاد آتے ہیں اس لئے مدینہ چھوڑ کر چلے گئے۔ حضورﷺ کے وصال لے چھ ماہ بعد حضورﷺ کی زیارت ہوتی ہے اور فرماتے ہیں اے بلال تیرا مجھ سے ملنے کو دل نہیں چاہتا تو نے میرا شہر ہی چھوڑ دیا ہے، ذرا مدینہ آؤ اور مجھ سے آکر ملو۔ حضرت بلالؓ اُٹھتے ہیں اور مدینہ کی طرف پیدل نکل پڑتے ہیں۔ مدینہ پہنچ کر مدینہ کی گلیوں میں یا رسول اللہ کے نعرے لگانا شروع کر دیتے ہیں لیکن حضورﷺ نظر نہیں آتے۔ جب حضرت عمرؓ سے ملاقات ہوتی ہے تو وہ آپ کو اپنے پاس بٹھاتے ہیں، حضرت حسن اور حسینؓ بھی آجاتے ہیں اور عرض کرتے ہیں اے بلال آج وہ اذان سنا دیں جو آپ حضورﷺ کے دور میں سنایا کرتے تھے کہا میں نہیں سُنا سکتا۔ حضرت امام حسینؓ فرمانے لگے میں نواسہ رسول آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ مجھے اذان سنائیں۔

حضرت بلالؓ اٹھتے ہیں اور اذان دیتے ہیں لیکن جب **اشھد وانا محمد رسول اللہ** پہ آئے تو مدینہ میں اس قدر قہرام مچا اور لوگ اس طرح بلک بلک کر روئے جس طرح حضورﷺ کے وصال پر روئے تھے اس قدر وارفتگی طاری ہوئی کہ آپ اذان ادھوری چھوڑ کر مدینہ سے نکل جاتے ہیں۔ جب آپ کا وصال ہونے لگا آپ کی بیوی پریشان نظر آئی آپؓ نے اسے اپنے قریب کیا اور فرمانے لگے تمہیں پتہ ہے میں آج بڑا خوش ہوں اس لئے کہ آج میری حضورﷺ سے ملاقات ہونے لگی ہے، میری موت موت نہیں ہے بلکہ میری موت حضورﷺ سے وصال کا ذریعہ اور میری حقیقی زندگی ہے۔

حضرت حسان بن ثابتؓ:

آپ شاعرِ رسول ہیں اور حضورﷺ کی محبت میں شعر کہا کرتے تھے شاعری میں آپ کو بہت کمال حاصل تھا۔ جب آپ نے اسلام قبول کیا تو ایک دن حضورﷺ نے آپ کو اپنے قریب بلایا اور کہا اے حسان جس طرح تم اسلام سے پہلے شاعری کیا کرتے تھے آج اُسی طرح میری مدح بیان کرو میرے لئے نعت لکھو حضورﷺ نے خود اپنی نعت لکھنے کا حکم دیا اور لوگ کہتے ہیں کہ نعتیں کیوں پڑھتے ہو؟ قرآن پڑھا کرو آپؓ نے حضورﷺ کی محبت میں اس قدر خوبصورت اشعار لکھے کہ حضورﷺ اُن اشعار کو سُن کر جھوم اُٹھے ابھی شعر کا دوسرا مصرع پڑھا ہی تھا کہ آپﷺ نے فرمایا: ٹھہر جائیں اور صحابہ سے عرض کی کہ منبر لایا جائے۔ جب منبر لایا گیا تو آپﷺ نے فرمایا اے حسان منبر پر بیٹھ جائیں۔ حضرت حسان فرمانے لگے حضور میری اوقات نہیں ہے آپ اللہ کے نبی ہیں میں ادنیٰ سا انسان ہوں آپ سے اُونچا بیٹھوں؟ مجھ میں اتنی ہمت نہیں ہے۔ حضورﷺ نے فرمایا: اے حسان میری تعریف اُونچی جگہ پر بیٹھ کے کر۔

''حضورﷺ کے ثناء خواں کو یہ عزت حاصل ہے کہ حضورﷺ کی موجودگی میں حضورﷺ سے اُونچا بیٹھا ہے''

حضرت حسان حضورﷺ کے منبر پر بیٹھ جاتے ہیں، حضورﷺ کی نعت پڑھتے ہیں یہاں تک کہ حضورﷺ اپنی جگہ سے اُٹھتے ہیں اور اپنی چادر مبارک حضورﷺ کو تحفہ کے طور پر دے دیتے ہیں اور فرماتے ہیں اے حسان میری چادر قبول کر لو۔

آج کے دور میں حضورﷺ کے نعت خواہوں کو جو پیسے پیش کیے جاتے ہیں یہ اصل میں حضورﷺ کی سنت کو ادا کیا جاتا ہے۔ حضورﷺ نے تحفہ پیش کیا تھا لیکن ہم مال پیش کرتے ہیں کہ تم حضورﷺ کی مداح سرائی کر رہے ہو یہ ہماری طرف سے تحفہ قبول کرو۔

حضرت سعد بن عبادہؓ:

حضرت سعد بن عبادہؓ کو مدینہ شریف میں بڑی اہمیت حاصل تھی حضور ﷺ کے مدینہ آنے سے پہلے مدینہ والے جس شخصیت کو اپنا امیر بنانے والے تھے وہ حضرت سعد بن عبادہؓ ہیں آپ کو حضور ﷺ سے بڑی محبت تھی ایک دن حضور ﷺ کی دعوت کی، حضور ﷺ آپ کے گھر تشریف لے گئے اور فرمایا السلام علیکم لیکن جواب نہ آیا حضور ﷺ نے دوبارہ کہا السلام علیکم لیکن کوئی جواب نہ آیا، تیسری بار پھر حضور ﷺ نے فرمایا السلام علیکم لیکن حضرت سعد بن عبادہ نے جواب نہ دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں نے تین بار سلام کیا اور تینوں بار جواب نہیں آیا اور اسلام میں تین بار ہی سلام کرنے کا حکم ہے اگر جواب نہ آئے تو پلٹ جانا چاہئے۔ ابھی آپ ﷺ یہ الفاظ کہہ کر پلٹے ہی تھے کہ:

حضرت سعد بن عبادہؓ نے آگے بڑھ کر آپ کے ہاتھ چوم لیے اور فرمایا یا رسول اللہ ﷺ میری کیا اوقات کہ میں آپ کے سلام کا جواب نہ دوں میں بس یہ چاہتا تھا کہ زبان مصطفیٰ بار بار مجھ پر سلام بھیجتی رہے۔

صحابہ نے کس قدر حضور ﷺ کی محبت میں خوبصورت انداز اختیار کیے آج اگر ہم حضور ﷺ کا میلاد مناتے ہیں، حضور ﷺ کی محبت میں جھنڈیاں لگاتے ہیں، حضور ﷺ کی محبت میں دیگیں پکاتے ہیں، حضور ﷺ کی محبت میں نعرے لگاتے ہیں تو لوگ اعتراض کرتے ہیں لیکن حضور ﷺ کی محبت کا اظہار کرنے کے کروڑوں انداز ہیں۔ محبت جذبوں کی محتاج ہوتی کسی شریعت یا اصولوں کی محتاج نہیں ہوتی ہے۔

حضرت عبداللہ ابنِ عمرؓ:

آپ بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ کا پاؤں مبارک سُن ہوگیا، اٹھنے کی کوشش کی لیکن اٹھا نہ گیا، کسی صحابی نے جب یہ دیکھا تو کہنے لگے اے عبداللہ ابنِ عمر آپ کو جس سے سب سے زیادہ پیار ہے آپ اُس کا نام لیں فوراً کہا یا محمد ﷺ مجھے سب سے زیادہ آپ سے محبت ہے آپ کا یہ کہنا تھا کہ آپ کا پاؤں مبارک فوراً ٹھیک ہوگیا۔

حضور ﷺ کی نیند میں خلل بھی گوارا نہ کیا:

ایک صحابی کا رات کے وقت وصال ہوا اور وصال سے پہلے اُنہوں نے وصیت کی کہ میرا جنازہ رات کے وقت ہی پڑھا دینا اور حضور ﷺ کو علم نہ ہو میں نہیں چاہتا کہ حضور ﷺ کے آرام میں میری وجہ سے کوئی خلل پیدا ہو، یہ کیسی حضور ﷺ سے محبت تھی ہم ترستے ہیں کہ کوئی نیک، اللہ کا ولی ہمارا جنازہ پڑھائے، یہ کیسا حضور ﷺ کا ادب تھا کہ اُن کی نیند میں خلل بھی گوارا نہ کیا۔

حضرت عمرؓ کی عادت مبارکہ تھی کہ حضور ﷺ جب بھی شادی فرماتے تو حضور ﷺ کے ولیمہ کی دعوت کا اہتمام اپنے گھر میں فرماتے، اُدھر حضور ﷺ خود بھی اپنے ولیمہ کا اہتمام فرماتے لیکن محبت فرما کر کہتے حضور ﷺ میری طرف سے بھی ولیمہ کی دعوت قبول فرمالیجئے۔

حضرت ربیعہ بن حارثؓ:

آپ حضور ﷺ کے خادم ہیں اور آپ راتوں کو اٹھ کر حضور ﷺ کو وضو کروایا کرتے تھے ایک دن سخت سردی کا موسم تھا اور حضور ﷺ کو وضو کا گرم پانی پیش کیا، حضور ﷺ نے وضو کیا تو آپ کا دل بہت خوش ہوا اور فرمانے لگے اے ربیعہ! آج مانگ لے جو تیرا دل چاہتا ہے حضرت ربیعہؓ فرمانے لگے حضور ﷺ اگر آپ مجھے کچھ دینا چاہتے ہیں تو جنت میں اپنے ساتھ گھر عطا فرمادیجئے۔

آج ہم اپنے حضرت صاحب کے پاس بیٹھے ہوں اور حضرت صاحب فرمائیں مانگو جو مانگنا چاہتے ہو تو ہم کہیں گے حضرت صاحب مجھے گھر مل جائے، کوٹھی مل جائے، میرا کاروبار ٹھیک ہوجائے، مجھے اولاد مل جائے، میری شادی ہوجائے، میری مشکلات دور ہوجائیں اگر مانگنا ہے تو حضور ﷺ کا عشق مانگیں، صحابہ کی طرف دیکھیں اُنہوں نے حضور ﷺ سے حضور ﷺ کو ہی مانگا، حضور ﷺ سے مانگا تو جنت مانگی۔

حضرت عبداللہ ابنِ زیدؓ:

آپ لوگوں سے کہا کرتے تھے کہ جس دن میں حضور ﷺ کو نہ دیکھوں تو میں مرجاؤں گا، روز حضور ﷺ کی بارگاہ میں جاتے اور حضور ﷺ کو ایک نظر دیکھ کر اپنے کام پر روانہ ہوتے ، جب کام سے واپس آتے تو ایک نظر پھر حضور ﷺ کو دیکھتے اور پھر گھر واپس آجاتے۔ جس دن حضور ﷺ کا وصال ہوا اُس دن عبداللہ ابنِ زید نے ایک عجیب دعا مانگی مولا میری آنکھیں مجھ سے چھین لے میں ان آنکھوں کا کیا کروں گا جن آنکھوں نے حضور ﷺ کو نہیں دیکھنا۔ آپ نے جب یہ دعا کی اسی وقت اللہ نے آپ کی بینائی چھین لی اور اندھے ہوگئے اور ساری زندگی اُس کے بعد آنکھوں کی بینائی نہ آئی۔

حضور ﷺ کے جب آخری ایام تھے آپ نے حضرت ابوبکرؓ کو حکم دیا تھا کہ وہ آپ کی جگہ پر نماز پڑھائیں، حضور ﷺ نے سترہ نمازیں حضرت ابوبکرؓ کی امامت میں ادا کیں۔ ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ جماعت کروار ہے تھے اور حضور ﷺ کے درِاقدس پر پردہ پڑا ہوا تھا، حضور ﷺ نے پردہ کو ہٹایا اور دیکھا کہ صحابہ نماز ادا کر رہے ہیں اُس پردے کے سرکنے کی آواز صحابہ کے کانوں میں چلی گئی صحابہ کو علم تھا کہ اندر حضور ﷺ موجود ہیں اور پردہ سرکا ہے یقیناً حضور ﷺ تشریف لانے لگے ہیں، تو صحابہ کرام عشق میں اتنے کامل تھے کہ درمیان سے صف کی جگہ چھوڑ دی، حضور ﷺ درمیان سے گزرتے ہوئے مصلیٰ کے قریب پہنچے تو حضرت ابوبکرؓ نے بھی محسوس کرلیا اور اپنے قدم مصلیٰ سے پیچھے ہٹانے لگے تو حضور ﷺ نے اشارہ سے روک دیا کہ آپ ہی جماعت کروائیں۔

''صحابہ کرام نماز میں بھی ادبِ رسول کو مدِ نظر رکھتے اور صحابہ نے قدم اٹھائے لیکن اُن کی نماز نہیں ٹوٹی''

اصل نماز وہی ہے جو عشقِ مصطفیٰ میں ادا کی جائے

عشقِ مصطفیٰ کے بغیر کوئی نماز نہیں ہے، نمازیں تو شیطان نے بھی بڑی بڑھیں تھیں اُس نے زمین کے کونے کونے میں نمازیں پڑھی تھیں لیکن اُس کی نمازیں کام نہ آئیں اُس نے آدمؑ کی معمولی سی بے ادبی کی اللہ نے اُسے جنت سے باہر نکال دیا تو محمد مصطفیٰ ﷺ کی بے ادبی کرنے والا کہاں جائے گا؟ یہاں ادب رسول اتنا ہے کہ حضور ﷺ کے عشق میں اگر نماز پڑھی جائے تو نماز نہیں ٹوٹتی ہے۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب حضور ﷺ کا وصال ہوا تو ایک عورت حضور ﷺ کی قبر پر آئی اتنا روئی کہ اُس عورت کا ادھر ہی وصال ہوگیا

حضرت ابوایوب انصاریؓ:

آپ میزبانِ رسول ہیں، حضور ﷺ جب مدینہ آئے تو آپ نے حضور ﷺ کی میزبانی کی، حضرت ابوایوب انصاریؓ حضور ﷺ کے وصال کے بعد آپ ﷺ کی قبر مبارک پر آتے ہیں اور محبت کے ساتھ حضور ﷺ کی قبر مبارک پر جو پتھر پڑا ہوتا ہے اُس پر اپنے لب مبارک رکھ دیتے ہیں تو اُس وقت مروان نامی ایک بادشاہ تھا اُس نے کہا آپ کیا کر رہے ہیں ؟ آپ قبر کو چوم رہے ہیں؟ فرمایا نہیں میں محبتِ مصطفیٰ میں حضور ﷺ کا ماتھا چوم رہا ہوں۔ میں قبر سے نہیں ملنے آیا بلکہ میں اپنے نبی سے ملنے آیا ہوں۔

حضرت انسؓ کی ایک عادتِ مبارکہ تھی کہ آپ کدو شریف کو بڑی محبت سے اپنے سینے سے لگایا کرتے تھے کدو کے پودے کو بڑا پیار کیا کرتے تھے، لوگوں نے اس کی وجہ پوچھی؟ جواب دیا اس لئے کہ میرا نبی اس سے محبت کرتا تھا۔

حضرت ربیعہؓ:

آپ ایک صحابیہ ہیں آپ حضور ﷺ کے دروازے پر اکثر بیٹھا کرتی تھیں کسی نے پوچھا کیا وجہ ہے حضور ﷺ کے دروازے پر روز آکر بیٹھ جاتی ہیں۔ حضرت ربیعہؓ فرمانے لگیں میں اس لئے بیٹھتی ہوں کہ شاید حضور ﷺ کو مجھ سے کوئی کام پڑ جائے، شاید اُنہیں میری ضرورت ہو، شاید میں حضور ﷺ کے کسی کام آجاؤں۔

حضرت زید بن مسکنؓ:

آپ غزوہ احد میں شدید زخمی ہوگئے اتنے شدید زخمی ہوگئے کہ اُٹھنے کی تاب نہ رہی، حضور ﷺ کو جب خبر ملی تو حضور ﷺ فوراً آپ کے پاس بھاگتے ہوئے پہنچے۔ حضرت زیدؓ نے جب دور سے حضور ﷺ کو دیکھا تو فوراً اپنے قدم گھسیٹنا شروع کردیئے، اپنے قدموں کو گھسیٹ کر حضور ﷺ کے قریب ہوگئے اور اپنا سر حضور ﷺ کے قدموں میں رکھ دیا اور اسی عالم میں آپ کی جان نکل گئی۔

حضرت خزیمہؓ:

آپ حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں اور کہتے ہیں حضور ﷺ میں نے ایک عجیب خواب دیکھا ہے، حضور ﷺ نے فرمایا کیا خواب دیکھا ہے؟ فرمایا حضور ﷺ میں نے خواب دیکھا کہ میں آپ کی پیشانی کو بوسہ دے رہا ہوں۔ حضور ﷺ مسکرا کر فرمانے لگے اے خزیمہ! دیر کیوں کرتے ہو میری پیشانی کا بوسہ لے کر اپنا خواب پورا کرلو۔ وہ آگے بڑھے اور حضور ﷺ کی پیشانی پر اپنے لب رکھ دیئے۔

ایک صحابیہ نے حضور ﷺ کی محبت میں حضور ﷺ کا خون پی لیا، ایک صحابی نے حضور ﷺ کا پیشاپ مبارک پی لیا، صحابی تو حضور ﷺ کے وضو کا پانی بھی زمین پر گرنے نہیں دیتے تھے، حضور ﷺ اپنے بال ترچھواتے تو حضور ﷺ کے بالوں کو اپنی گود میں رکھ لیتے، حضور ﷺ کے بال مبارک زمین پر گرنے نہیں دیتے تھے۔

محبت رسول اور سنت رسول:

ایک صحابی کے بال مبارک گھنگھریالے تھے اتنے سخت تھے کہ کنگھی نہیں ہوتی تھی جبکہ حضور ﷺ کی درمیان میں مانگ تھی آپ دن رات کوشش کرتے تھے کہ کسی طرح مانگ نکل آئے لیکن مانگ نہیں نکلتی تھی کیونکہ بال مبارک گھنگھریالے تھے۔ ایک دفعہ بیٹھے ہوئے تھے، سردیوں کے دن تھے اور کوئلے جل رہے تھے فوراً سلاخ پکڑی کوئلوں پر گرم کیا اور اسے اپنے سر کے درمیان میں پھیرلیا اپنے سر کی کھال کو جلالیا اور جب سلاخ اٹھائی تو دیکھا کہ درمیان سے مانگ نکلی ہوئی تھی۔

ایک صحابی جارہے تھے، ساتھ ایک اور صحابی تھے آپ راستے میں ایک جگہ پر رکے اپنی سواری سے اترے اور ایک درخت کے نیچے بیٹھ گئے، کچھ دیر بعد اٹھے اور دوبارہ اپنی سواری پر بیٹھ کر چل پڑے۔ آپ کے ساتھ جو دوسرے صحابی تھے پوچھنے لگے آپ نے یہ کیا عمل کیا؟ وہ فرمانے لگے ایک دن میں حضور ﷺ کے ساتھ اسی جگہ سے گزرا تھا اور حضور ﷺ نے بھی یہی عمل کیا تھا، حضور ﷺ نے بھی یہاں قیام کیا تھا میں اپنے نبی کی سنت ادا کررہا تھا۔

حضور ﷺ کی محبت اولاد سے بھی بڑھ کر ہے:

ایک صحابی رسول حضور ﷺ کی دعوت کرتے ہیں کہ اسی دن اُن کا بیٹا چھت سے گرتا ہے اور مرجاتا ہے لیکن حضور ﷺ کو نہیں بتاتے تھوڑی دیر بعد خبر ملتی ہے کہ بیٹی بھی حادثہ کا شکار ہوجاتی ہے، دونوں بچے مرجاتے ہیں اندر لاشیں پڑی ہیں لیکن حضور ﷺ کو نہیں بتاتے ہیں۔

حضور ﷺ کے سامنے کھانا رکھتے ہیں تو حضور ﷺ مسکرا کر پوچھتے ہیں اے میرے صحابی اندر کیا ہوا ہے؟ صحابی فرماتے ہیں حضور کچھ نہیں ہوا آپ کھانا تناول فرمائیے۔ حضور ﷺ اٹھتے ہیں اور صحابی کا ہاتھ پکڑ کر اندر تشریف لے جاتے ہیں آپ ﷺ دیکھتے ہیں کہ اندر دو لاشیں پڑی ہیں آپ ﷺ قریب جاتے ہیں اور دونوں لاشوں کے سینے پر ہاتھ پھیرتے ہیں۔ اللہ سے دعا کرتے ہیں مولا ان دونوں لاشوں کو زندہ فرمادے، حضور ﷺ کے کہتے ہی وہ دونوں بچے زندہ ہوجاتے ہیں۔

صحابہ نے محبت کا جو حق ادا کیا ہم ایسا کچھ بھی حضور ﷺ کے لئے نہیں کرسکے، صحابہ ساری کائنات کو عشق رسول سکھا گئے اور صحابہ کی زندگی ہم سب کے لئے مشعلِ راہ ہے، اللہ ہمیں صحیح معنوں میں حضور ﷺ سے محبت، عشق اور ادب کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)